مشائخ و اکابر علماء دیوبند

اور

زعماء ملت کے مکاتیب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے تلامذہ و مستفیدین اور متعلقین و مخلصین میں محبوبیت عطا فرمائی تھی اسی طرح اپنے معاصرین اور اپنے اساتذہ و اکابرین کے بھی محبوب نظر تھے حضرت شیخ الحدیث کے نام اکابر علماء دیوبند، مشاہیر اساتذہ علم شیوخ، اکابر علماء، فضلاء اور معروف سکالروں و دانشوروں کے خطوط آیا کرتے تھے۔ جو تاریخ ساز شخصیتیں تھیں ان کے بھی خطوط بھی تاریخ ساز ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات و خصائل کے ساتھ مکتوب الیہ کی شخصیت اور احوال و کوائف نکھرتے ہیں۔ جنہیں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ملک و بیرون ملک کے شخصیات کے خطوط کو حروف تہجی کے اعتبار سے فائل کرلیا ہے ہر فائل میں دسیوں خطوط ہیں جبکہ فائلوں کی تعداد بھی سینکڑوں ہے۔ جو دارالعلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ اس پورے ذخیرۂ مکاتیب پر کام شروع ہے جو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں شائع ہوں گے ترتیب وار کتابت کا کام شروع کردیا گیا ہے تاہم ہم نے یہاں ان مکاتیب میں سے بعض کا بطور نمونہ انتخاب کیا ہے تاکہ ضخامت بھی نہ بڑھنے پائے اور قارئین کو بھی افادہ ہو اور انہیں اپنے ذوق کی تسکین اور دلچسپی کا سامان بھی مل سکے۔

یقین ہے قارئین ہمارے اس انتخاب اور گلدستہ مکاتیب کی قدر کریں گے اس لئے کہ یہ ان لوگوں کے مکاتیب اور خلوص بھری تحریریں ہیں جو علم و عمل، اخلاص للہیت، طہارت و تقویٰ اور ظاہر و باطن کے توافق کے لحاظ سے اپنے زمانے کے ممتاز اور عہد آفرین شخصیات اور کی حیثیت رکھتے تھے ان مکاتیب سے حضرت شیخ الحدیثؒ کی سوانح اخلاق، علمی عظمت، دارالعلوم حقانیہ اور اس کیساتھ زعماء ملت کے قلبی تعلق، دعاؤں و توجہات ادارہ اور خود حضرت شیخ الحدیث کی خدمت دین، وسعتِ تعلق، احترام اساتذہ و اکابر، شانِ محبوبیت اور اربابِ علم و فضل سے تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مکتوبات پر حواشی مولانا سمیع الحق کے ہیں اور "س" سے اشارہ ان کی جانب ہے یہ حواشی کافی عرصہ قبل لکھے گئے ہیں۔ (ع ق ح)

مکاتیب طیب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

> حضرت حکیم الاسلامؒ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نام خطوط اور روح پرور مکاتیب بھی ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتے ہیں مگر نمبر کے مجموعہ ضخامت کے پیش نظر بعض اہم مکاتیب کا انتخاب کیا جارہا ہے۔

(۱) گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ

بعد سلام مسنون آنکہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے جس محنت اور تعلیمی سلسلہ میں حسنِ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے اچھی توقع رکھتے ہیں ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے چنانچہ جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیشِ نظر یکم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور یکم ہی سے جناب کی اصلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

(۲)

محترم و معظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم۔ گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ آپ کے بے ریا خلوص جذبۂ خدمت اور سمع و طاعت کا اعتراف میرے صحیفۂ قلب پر ثبت ہے آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہوجائے۔

مجلسِ انتظامیہ نے آپ کی استقلال کی پرزور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہوگی ـــــ بحمدللہ خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعا سے مجھے خبر فرمایئے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے

عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستدعاد عا عرض فرما دیجئے۔ ۱۷/۹/۶۲ھ

(۳)

برادرم محترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ گرامی نامہ مورخہ ۶/۱۰/۶۲ھ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۶-۱۷ سے اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پرسوں گیارہ شوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز حضرت نائب[1] صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔ ۹/۱۰/۶۲ھ

(۴)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمد للہ مع الخیر رہ کر مستدعیٔ خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں عجلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمالیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ ہو جائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرما کر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام ۱۰/۱۳/۶۲ھ

(۵)

حضرت المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ جس میں تشریف آوری کے لئے استعجال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ عجلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ مجمل صرف طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمالیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمالیں۔

حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور مزاج پرسی فرما دیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ (۱۱/۳/۶۲)

(۶)

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ بحمد اللہ یہ احقر مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ[2] کے اور مولانا عبدالحق صاحب[3] نافع اور مولانا محمد شریف[4] کے نہ پہنچنے سے سخت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے۔ کہ آپ اور دو حضرات وہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمالیں اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے۔ جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کا آنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ آپ کو دہلی پہنچائے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گزر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے با اثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی گو کسی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہرحال آمد و رفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کرے گا۔ امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمالیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمالیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اس کی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمالیں گے۔ اور

---

[1] مولانا مبارک علیؒ نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۸ھ ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

[2] ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلات رمضان ۱۳۶۶ھ میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکایک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کا پر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیت ایزدی کو اسی سرچشمۂ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرانا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب و وسائل پردۂ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔ (س)

[3] علامہ مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل

[4] حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ (س)

حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے یقین ہے۔ کہ وہ بخیریت آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ دارالعلوم میں بحمداللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ والسلام ۳۰ ۱۰/۶۶ھ

دونوں حضرات کے پتے۔

۱۔ مولانا عبدالحق نافع۔ مقام زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ صوبہ سرحد

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام۔ پتن کیٹر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ کشمیر۔

(۷)

حضرت المحترم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔ گرامی نامہ صادر ہُوا۔ آپ کی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دارالعلوم میں بحمداللہ تو اس پورے[1] دورِ اطمینانی میں امن و اطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمدللہ کلی امن وسکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبّر سے کام لیا اور اکرم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن واطمینان ہے۔ جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دورِ بے امنی میں البتہ جو جانیں، آبروئیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھڑ گیا۔ دہلی گیارویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثار تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ بحمداللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجزاء واعضاء نے قیامِ امن کے لئے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کیے والحمدللہ۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن وسکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسّر آئے آمین۔ آپ حضرات بہرحال قیامِ امن کے بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں۔ کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرما دیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سعی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور امن واتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب تک کی پیدا کردہ منافرت[2] نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے سیدین مرحومین کا حادثہ حقیقتاً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ دعا میں یاد فرمایا جاوے۔ والسلام ۲۳ ۱/۶۷ھ

(۸)

حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا یاد آوری کا ممنون ہوں۔ آپ حضرات کی جدائی شاق ہے۔ مگر مجبوری ہے کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کمی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سالِ آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہو گی۔ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہاں بحمداللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ کل[4] سالم سلمہ کا نکاح ہے بعد جمعہ۔ دعا خیر وبرکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام مسنون۔

طلبہ[5] کی جمعیت کی طرف رسالہ دارالعلوم[6] کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرماوے۔ ۱۳ ۲/۶۷ھ

(۹)

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم

سلام مسنون! کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عدیم الفرصت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آگئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ[7] قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی۔ دل وجان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنائت فرماوے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسّر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں حسب المطلب فارم جدید[8] وقدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے، دستور جدید ابھی تک طبع نہیں ہوا

---

۱ تقسیمِ پاک وہند کا پُرآشوب زمانہ۔ "س" ۲ اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روزِ روشن کی طرح ظاہر وباہر ہو چکی ہیں

۳ دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پُرآشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جامِ شہادت نوش کیا، ایک کا نام سید محتشم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

۴ حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند۔

۵ دارالعلوم حقانیہ کی جمعیۃ الطلبہ مراد ہے۔ ۶ دارالعلوم دیوبند کا علمی ودینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔

۷ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ ۸ مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادرِ علمی دیوبند ہی کی نہج پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذات طلب کیے جاتے تھے۔